Darul Shebani Lilifta Wattahqeeq
PRINCIPAL: MUFTI M. UMAR FAROOQ
SUPERVISOR: MUFTI FAZAL-UR-REHMAN
Asstt: Mufti: MUFTI MUHAMMAD HAROON
E-mail: darulshebani@gmail.com
Ph: 0966-775080

دار الشیبانی للافتاء والتحقیق
مدیر: مفتی عمر فاروق نگران: مفتی فضل الرحمٰن معاون: مفتی محمد ہارون
0312-4989133 0346-1477399 0344-9393588
مسجد امام اعظم ابوحنیفہؒ، رانا مارکیٹ، سبزی منڈی، پہاڑ پور، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حوالہ نمبر 2376 تاریخ 27-11-2022

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ سماع موتی کے متعلق سیدہ عائشہ رضی اللہ عنھا کا مؤقف کیا تھا؟ اور بخاری شریف میں جو حضرت ابن عمر کی روایت کی تاویل حضرت عائشہ نے کی ہے اس کی کیا تحقیق ہے؟ اور کیا اس مؤقف سے ان کا رجوع ثابت ہے؟

المستفتی: مولانا محمد جاوید، پروآ

الجواب وباللہ التوفیق

سیدہ عائشہ کا مؤقف ابتدا میں عدم سماع موتی کا تھا لیکن بعد میں اس سے رجوع کر لیا تھا جیسا کہ متعدد اکابر امت نے اس کی تصریح کی ہے اور بخاری شریف میں جو حضرت عائشہ کی تاویل حضرت ابن عمر کی روایت کے متعلق ہے اس کی تحقیق اور اس مؤقف سے رجوع کے متعلق بحث درج ذیل ہے۔

اولاً تو جس آیت سے حضرت عائشہ نے استدلال کر کے حضرت ابن عمر کے الفاظ کی تاویل کرنا چاہی ہے بعینہ وہی آیت حضرت عمر نے نبی کریم ﷺ کے سامنے پڑھی تھی اور نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر کے استدلال کو رد کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ تم سے بھی زیادہ میری بات کو سن رہے ہیں، چنانچہ مسند احمد میں ایک روایت ہے کہ

أن رسول الله ﷺ ترك قتلى بدر ثلاثة أيام حتى جيفوا ثم أتاهم فقام عليهم فقال يا أمية بن خلف يا أبا جهل بن هشام يا عتبة بن ربيعة يا شيبة بن ربيعةهل وجدتم ما وعدكم ربكم حقا؟ فإني قد وجدت ما وعدني ربي حقا قال فسمع عمر صوته فقال يا رسول الله أتناديهم بعد ثلاث وهل يسمعون؟ يقول الله عز وجل "إنك لا تسمع الموتى" [النمل: 80] ؟ فقال والذي نفسي بيده ما أنتم بأسمع منهم ولكنهم لا يستطيعون أن يجيبوا۔

(مسند احمد مخرجا: 451/21، رقم: 14064)

اور ابن جریر طبری نے اپنی کتاب تہذیب الآثار میں ایک روایت نقل کی کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر کو جواباً فرمایا:

انهم ليسمعون كما تسمعون۔

(تهذيب الآثار لابن جرير طبري، مسند عمر بن الخطاب: 488/2، رقم: 715)

اس حدیث کو دیکھا جائے تو بخوبی پتہ چلتا ہے کہ صحیح بخاری میں جو حدیث ہے اس میں جس آیت سے سیدہ عائشہؓ نے استدلال کیا اور حضرت ابن عمرؓ کی روایت کو اپنی فہم سے رد کرنا چاہا حالانکہ مسند احمد کی روایت میں ہے کہ وہی فہم حضرت عمر کی بھی تھی لیکن نبی کریم ﷺ نے اسے رد فرمادیا۔

اور دوسری بات یہ کہ علماء امت نے اسی موقع پر لکھا ہے کہ حضرت عائشہؓ کا رد محض اپنی فہم کی بنیاد پر ردود ادلہ کے ضوابط کو پورا نہیں کرتا کیونکہ کسی ثقہ کی روایت کو رد کرنے کے لئے اس کی مثل یا اس سے اعلیٰ روایت ہونا ضروری ہے اور جبکہ یہاں ایک طرف الفاظ رسول ﷺ ہیں اور دوسری طرف تاویل صحابیہ، لہذا الفاظ رسول ﷺ کو ہی ترجیح ہوگی۔

علامہ ابن حجر عسقلانیؒ لکھتے ہیں:

قال الإسماعيلي كان عند عائشة من الفهم والذكاء وكثرة الرواية والغوص على غوامض العلم ما لا مزيد عليه لكن لا سبيل إلى رد رواية الثقة إلا بنص مثله يدل على نسخه أو تخصيصه أو استحالته۔

(فتح الباری: 304/7، ذخيرة العقبى في شرح المجتبى لمحمد بن علي بن آدم بن موسى الإثيوبي الولوي وفي كوثر المعاني الدراري في كشف خبايا صحيح البخاري لمحمد الخضر بن سيد عبد الله بن أحمد الجكني الشنقيطي: 144/12)

اور تیسری بات اس میں علامہ ابن حجر عسقلانیؒ نے ابو اسحق اور احمد سے ابن عمرؓ اور ابو طلحہؓ وغیرہ کے مثل حضرت عائشہ سے الفاظ نقل کئے ہیں جس سے صراحتاً حضرت عائشہؓ کی اس تاویل کی نفی خود انھی کے سامنے نبی کریم ﷺ سے ثابت ہو جاتی ہے۔

أن في المغازي لابن إسحاق رواية يونس بن بكير بإسناد جيد عن عائشة مثل حديث أبي طلحة وفيه ما أنتم بأسمع لما أقول منهم وأخرجه أحمد بإسناد حسن۔

(فتح الباری: 304/7)

اور چوتھی بات یہ کہ ابن عمرؓ کی مثل الفاظ دیگر صحابہ سے بھی منقول ہیں اب اگر ابن عمر کی روایت کو تاویل عائشہ کی وجہ سے غلط قرار دیا جائے تو ان دیگر صحابہ کی روایات کو بھی غلط قرار دینا پڑے گا، دیگر حضرات میں حضرت عمرؓ، حضرت عبد اللہ بن سیدان، حضرت ابو طلحہؓ، حضرت انس، حضرت عبد اللہ بن مسعود ہیں۔ صحیح البخاری میں حضرت ابو طلحہ کی روایت میں ہے کہ:

والذي نفس محمد بيده ما أنتم بأسمع لما أقول منهم ۔

(باب قتل ابي جهل: 76/5، رقم: 3976)

اور مسلم میں حضرت انس کی روایت میں ہے کہ :

والذی نفسی بیدہ ما أنتم بأسمع لما أقول منهم ولکنهم لا یقدرون أن یجیبوا۔

(صحیح مسلم ، باب عرض مقعد المیت ۔۔۔:2203/4،رقم :2874)

اور مسند احمد میں حضرت عمرؓ کی روایت میں ہے کہ

قال عمر یا رسول الله أتکلم قوما قد جیفوا؟ قال ما أنتم بأسمع لما أقول منهم ولکن لا یستطیعون أن یجیبوا۔

اور مسند احمد کے محقق الشیخ العلامة شعیب الارناوط الحنفی نے لکھا ہے کہ

"إسنادہ صحیح علی شرط الشیخین"۔

(مسند احمد، مسند عمر : 314/1،رقم:383)

اور معجم الکبیر للطبرانی اور السنة لابن ابي عاصم میں حضرت عبد اللہ بن مسعود کی روایت میں ہے کہ

ما أنتم بأسمع لما أقول منهم ، ولکنهم الیوم لا یجیبون ۔

اور امام ابن ابي عاصم نے اس روایت کے بعد لکھا ہے کہ

"والأخبار التی فی قلیب بدر ونداء النبی ﷺ إیاهم وما أخبر أنهم یسمعون کلامه أخبار ثابتة توجب العمل والمحاسبة فیه أخبار کثیرة قد أثبتناها فی مواضعها۔

(معجم الکبیر: 160/10 ،رقم: 10320 ،والسنة: 428/2،رقم:884)

اور معجم الکبیر للطبرانی میں حضرت عبد اللہ بن سیدان کی روایت میں ہے کہ

یسمعون کما تسمعون ولکن لا یجیبون۔

(المعجم الکبیر للطبرانی :165/7)

اب یہ صحابہ اس موقع پر موجود تھے اور نبی کریم ﷺ کے الفاظ نقل کر رہے ہیں جن میں ان کے سننے کی صراحت ہے لہذا نقل الفاظ میں ان کی بات زیادہ معتبر ہوگی بنسبت ان کے جو اس موقع پر موجود نہیں تھے،

پانچویں بات یہ کہ سیدہ عائشہ کی اپنے بھائی کی قبر پر حاضری اور انہوں نے جو اشعار اپنے بھائی کی قبر پر پڑھے تھے وہ ان کے سابقہ مؤقف سے رجوع پر دلالت کرتے ہیں۔ مستدرک حاکم میں ہے:

عن ابن أبي مليكة قال توفي عبد الرحمن بن أبي بكر بالحبشي على بريد من مكة فلما حجت عائشة رضي الله عنها أتت قبره فبكت وقالت:

وكنا كندماني جذيمة حقبة — من الدهر حتى قيل لن يتصدعا

فلما تفرقنا كأني ومالكا — لطول اجتماع لم نبت ليلة معا

ثم ردت إلى مكة وقالت أما والله لو شهدتك لدفنتك حيث مت۔

(المستدرک للحاکم، رقم: 6013، ترمذی، رقم: 1055، مصنف ابن ابی شیبہ، رقم: 11811)

تصحیح:

امام نوویؒ نے الخلاصہ میں لکھا ہے: اسنادہ علی شرط الصحیحین۔ (1033/2)

علامہ ابن الملقنؒ نے تحفۃ المحتاج میں فرمایا ہے: اسنادہ علی شرط الصحیح۔ (34/2)

علامہ ہیثمیؒ نے مجمع الزوائد میں تحریر فرمایا ہے: رجالہ رجال صحیح۔ (63/3)

اور مزید یہ بھی کہ خود حضرت عائشہ سے بھی وہ الفاظ جو ان صحابہ ؓ سے مروی ہیں منقول ہیں جیسا کہ علامہ ابن حجر ؒ نے ابو اسحاق اور مسند احمد کے حوالے سے ذکر کیا ہے۔ اور عین ممکن ہے کہ حضرت عائشہ کی وہ تاویل جو بخاری میں منقول ہے وہ ان صحابہ کی روایات حضرت عائشہ کے سامنے آنے سے پہلے کی ہو، جیسا کہ درج ذیل متعدد اکابرین امت نے ذکر کیا ہے کہ جب ان صحابہ کی روایات حضرت عائشہ کے سامنے آئیں تو انہوں نے اپنے اس سابقہ مؤقف سے رجوع کر لیا۔

أن في المغازي لابن إسحاق رواية يونس بن بكير بإسناد جيد عن عائشة مثل حديث أبي طلحة وفيه ما أنتم بأسمع لما أقول منهم وأخرجه أحمد بإسناد حسن فإن كان محفوظا فكأنها رجعت عن الإنكار لما ثبت عندها من رواية هؤلاء الصحابة لكونها لم تشهد القصة۔ انْتَهَى مِنْهُ واحتمال رجوعها لِمَا ذُكِرَ قَوِي لِأَنَّ مَا يقتضي رجوعها ثَبَتَ بِإِسْنَادَيْنِ۔ (فتح الباری: 304/7)

1 (معالم التنزيل في تفسير القرآن (تفسير البغوي): 248/3 المؤلف: محيي السنة، أبو محمد الحسين بن مسعود البغوي (المتوفى: 510ھ) المحقق: حققه وخرج أحاديثه محمد عبد الله النمر عثمان جمعة ضميرية سليمان مسلم الحرش الناشر: دار طيبة للنشر والتوزيع

الطبعة: الرابعة، 1417 هـ 1997 م)

2 (فتح البارى شرح صحيح البخارى:304/7، المؤلف: أحمد بن علي بن حجر أبو الفضل العسقلانى الشافعى(المتوفى:852 هـ) الناشر: دار المعرفة بيروت، 1379 ،رقم كتبه وأبوابه وأحاديثه: محمد فؤاد عبد الباقى قام بإخراجه وصححه وأشرف على طبعه: محب الدين الخطيب، عليه تعليقات العلامة: عبد العزيز بن عبد الله بن باز)

3 (التوشيح شرح الجامع الصحيح، باب من شهد بدرا: 2497/6، المؤلف: عبد الرحمن بن أبي بكر، جلال الدين السيوطى (المتوفى: 911 هـ) المحقق: رضوان جامع رضوان، الناشر: مكتبة الرشد الرياض، الطبعة: الأولى، 1419 هـ 1998 م)

4 (حاشية السندى على سنن النسائى (مطبوع السنن) كتاب قيام الليل وتطوع النهار: 111/4، المؤلف: عبد الرحمن بن أبي بكر، جلال الدين السيوطى(المتوفى: 911هـ) الناشر: مكتب المطبوعات الإسلامية، حلب، الطبعة: الثانية، 1406 – 1986)

5 (إرشاد السارى لشرح صحيح البخارى:255/6، المؤلف: أحمد بن محمد بن أبى بكر بن عبد الملك القسطلانى القتيبى المصرى، أبو العباس، شهاب الدين (المتوفى: 923هـ) الناشر: المطبعة الكبرى الأميرية، مصر، الطبعة: السابعة، 1323 هـ)

6 (المواهب اللدنية بالمنح المحمدية: 223/1، المؤلف: أحمد بن محمد بن أبى بكر بن عبد الملك القسطلانى القتيبى المصرى، أبو العباس، شهاب الدين (المتوفى: 923هـ)الناشر: المكتبة التوفيقية، القاهرة مصر)

7 (سبل الهدى والرشاد فى سيرة خير العباد، وذكر فضائله وأعلام نبوته وأفعاله وأحواله فى المبدأ والمعاد:85/4، المؤلف: محمد بن يوسف الصالحى الشامى(المتوفى: 942هـ) تحقيق وتعليق: الشيخ عادل أحمد عبد الموجود، الشيخ على محمد معوض، الناشر: دار الكتب العلمية بيروت، لبنان، الطبعة: الأولى، 1414 هـ 1993 م)

8 (شرح الزرقانى على المواهب اللدنية بالمنح المحمدية:308/2، المؤلف: أبو عبد الله

محمد بن عبد الباق بن يوسف بن أحمد بن شهاب الدين بن محمد الزرقاني المالكي (المتوفى: 1122هـ)الناشر: دار الكتب العلمية.الطبعة: الأولى 1417هـ1996م)

9 (منهج الشيخ عبد الرزاق عفيفي وجهوده في تقرير العقيدة والرد على المخالفين: 424/1إعداد: أحمد بن علي الزاملي عسيري إشراف:عبد الرحمن بن عبد الله بن عبد المحسن التركي.الناشر: رسالة مقدمة لنيل درجة الماجستير في العقيدة والمذاهب المعاصرة كلية أصول الدين جامعة الإمام محمد بن سعود الإسلامية، المملكة العربية السعودية عام النشر: 1431 هـ)

10 (الجموع البهية للعقيدة السلفية التي ذكرها العلامة الشِّنقيطي في تفسيره أضواء البيان:591/2، جمع:أبو المنذر محمود بن محمد بن مصطفى بن عبد اللطيف المنياوي الناشر: مكتبة ابن عباس، مصر ،الطبعة: الأولى، 1426 هـ 2005م)

11 (أضواء البيان في إيضاح القرآن بالقرآن:135/6،المؤلف:محمد الأمين بن محمد المختار بن عبد القادر الجكني الشنقيطي (المتوفى :1393هـ)الناشر :دار الفكر للطباعة و النشر و التوزيع بيروت –لبنان عام النشر :1415 هـ 1995 مـ)

12 (الأحاديْثُ المُشْكِلَةُ الواردةُ في تفسير القرآنِ الكريم (عَرْضٌ وَدِراسَةٌ):361/1، المؤلف: د. أحمد بن عبد العزيز بن مُقْرِن القُصَيِّر ،الناشر: دار ابن الجوزي للنشر والتوزيع، المملكة العربية السعودية الطبعة: الأولى، 1430 هـ)

13 (مسند الإمام أحمد بن حنبل:470/8،المؤلف:أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني(المتوفى: 241هـ)نقل هذه االالفاظ المحقق: شعيب الأرنؤوط عادل مرشد، وآخرون في تحقيقه إشراف: د عبد الله بن عبد المحسن التركي، الناشر: مؤسسة الرسالة،الطبعة: الأولى، 1421 هـ 2001م)

14 (شرح سنن النسائي(ذخيرة العقبى في شرح المجتبى)باب ارواح المؤمنين:150/20 المؤلف: محمد بن علي بن آدم بن موسى الإثيوبي الوَلَّوِي)

15 (كوثَر المَعَاني الدَّرَارِي في كَشْفِ خَبَايا صَحِيحُ البُخَاري:144/12،المؤلف: محمَّد الخَضِر بن سيد عبد الله بن أحمد الجكني الشنقيطي (المتوفى: 1354هـ)الناشر: مؤسسة الرسالة، بيروت،الطبعة: الأولى، 1415 هـ 1995 م)

16 (الأساس في السنة وفقهها السيرة النبوية:480/1 ،المؤلف: سعيد حوّى (المتوفى 1409 هـ)الناشر: دار السلام للطباعة والنشر والتوزيع والترجمة ،الطبعة: الطبعة الثالثة، 1416 هـ 1995 م)

17 (مجلة الرسالة38/871 ،أصدرها: أحمد حسن الزيات باشا (المتوفى: 1388هـ)عدد الأعداد: 1025 عددا (على مدار 21 عاما)

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

کتبہ: محمد ہارون

دارالافتاء
تاریخ 27-11-22
دارالشیبانی للافتاء والتحقیق پہاڑ پور ڈیرہ اسماعیل خان

مفتی
دارالشیبانی للافتاء والتحقیق پہاڑ پور ڈیرہ اسماعیل خان

مفتی
دارالشیبانی للافتاء والتحقیق پہاڑ پور ڈیرہ اسماعیل خان

الجواب صحیح
محمد عمر فاروق

الجواب صحیح
فضل اللہ